© rasailojaraid.com

● **مجالس غورغشتوی** (ملفوظات طیبات شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیرالدین غورغشتوی قدس سرہٗ)

جمع کردہ: مولانا محمد امیر بجلی گھر ترتیب: مفتی محمد قاسم بجلی گھر ضخامت: ۲۷۰ صفحات قیمت: درج نہیں

ناشر: شعبۂ تصنیف وتالیف، مدرسہ فاروقیہ، لالہ زار کالونی لنڈی ارباب روڈ، پشاور

حضرت مولانا نصیرالدین غورغشتوی قدس اللہ سرہٗ ماضی قریب میں ایک بہت بابرکت شخصیت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں مجمع الخیرات بنایا تھا۔ علم حدیث حضرت مولانا قمرالدین چکڑالوی رحمہ اللہ سے حاصل کیا۔ جو حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری (محشی بخاری) کے شاگرد رشید تھے۔ علم باطن اور اصلاحِ نفس میں سب سے پہلے حضرت مولانا خواجہ محمد عثمان دامانی قدس روحہٗ سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔ ان کے وصال کے بعد اپنے استاذِ حدیث حضرت مولانا قمرالدین چکڑالوی کے حکم پر حضرت خواجہ سراج الدین رحمہ اللہ سے بیعت کی۔ اور ان کے پردہ فرما جانے کے بعد رئیس الموحدین حضرت مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں والے سے استفادۂ استرشاد کیا اور اجازت سے کامگار ہوئے۔

حضرت والا کے علمی مرتبہ کے بارے میں حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ کے یہ الفاظ قابل توجہ ہیں کہ ”اگر میں خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب قدس سرہٗ سے بیعت نہ ہو گیا ہوتا تو حضرت شیخ موصوف سے ضرور بیعت کر لیتا۔“ نیز علمی خدمات کے حوالے سے فرمایا کہ ”علم حدیث کا چرچا پٹھانوں کے تمام ملکوں میں آپ ہی کی ذات سے ہوا۔“

فاضل جامع مولانا محمد امیر بجلی گھر مدظلہ پشتو زبان کے مشہور ومعروف خطیب اور عالم ہیں۔ زمانۂ طالب علمی میں اپنے پختون ہم جماعتوں کو ان کا والہ وشیدا دیکھا۔ مولانا کی ذاتِ بابرکات اس بے فیض زمانے میں غنیمت کی حیثیت رکھتی ہے جبکہ حدیث مبارکہ **ولکن ینتزعہ بقبض العلماء** (آخر زمانے میں اللہ علماء کو اٹھا کر دنیا میں علم کو نابود کر دیں گے) کا نقشہ واضح ہے۔

اس کتاب میں ایک دل زندہ دار صوفی، ایک محقق اور صاحبِ نظر عالم دین، ایک باعمل مجاہد اور ایک برکۃ العصر کی مختلف مجالس (پندرہ) کی روداد اور ملفوظاتِ طیبہ کو جمع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب صاحبِ مجالس کی بصیرت وتقویٰ، وسعتِ علمی اور عمق معلومات کا خوبصورت مظہر ہے۔ چند خوشبودار انفاس طیبہ پیش خدمت ہیں۔ فرمایا کہ:

۱۔ کسی کی عزت وقدر مال ودولت کے لحاظ سے مت کرو بلکہ علم وفضل اور تقویٰ وپرہیزگاری کے لحاظ سے کرنا چاہیے۔ نیز فرمایا دین کو لوگوں کا تابع مت کرو بلکہ لوگوں کو دین کا تابع کرو۔ (ص ۷)

۲۔ جب تم کسی آدمی میں تین صفات دیکھو تو تم اس کے سچا ہونے اور عارف باللہ ہونے کی گواہی دو۔ پہلی صفت یہ کہ وہ آدمی مال ودولت کو محبوب نہ رکھتا ہو۔ دوسری صفت یہ کہ اس کا دل دو سوکھی روٹیوں پر مطمئن ہو جاتا ہو اور تیسری صفت یہ کہ اس کا دل لوگوں سے جڑا ہوا نہ ہو۔ (جدا ہو)۔ (ص ۲۰)

۳۔ ایک عالم دین نے حضرت شیخ الحدیث سے پوچھا کہ حضرت! اہل اللہ کی صحبت کیوں ضروری ہے۔ کیا کتابیں کافی نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ آپ صحابی کیوں نہیں ہیں؟ اس نے کہا کہ صحابی کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ضروری ہے پھر آپ نے فرمایا کہ آپ تابعی بن جائیے۔ اس نے کہا کہ تابعی کے لیے صحابی کی صحبت کی

© rasailojaraid.com